لَبَّیۡکَ ط اَللّٰھُمَّ لَبَّیۡکَ ط لَبَّیۡکَ لَا شَرِیۡکَ لَکَ لَبَّیۡکَ ط
اِنَّ الۡحَمۡدَ وَالنِّعۡمَةَ لَکَ وَالۡمُلۡکَ ط لَا شَرِیۡکَ لَکَ ط

مرتب

محمد عرفان قادری ضیائی

(خطیب وامام نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر کراچی)

محمد سکندر قادری (ماما)

منجانب

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر کراچی

پیغام اعلیٰ حضرت ﷫

پیارے بھائیو! تم مصطفیٰ ﷺ کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں تمہیں فتنے میں ڈال دیں تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں ان سے بچو اور دور بھاگو دیو بندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا یہ سب بھیڑیے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ حضور اقدس ﷺ، رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں حضور سے صحابہ روشن ہوئے، ان سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، ان سے ائمہ مجتہدین روشن ہوئے ان سے ہم روشن ہوئے اب ہم تم سے کہتے ہیں یہ نور ہم سے لے لو ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو وہ نور یہ ہے کہ اللہ و رسول کی سچی محبت ان کی تعظیم اور ان کے دوستوں کی خدمت اور ان کی تکریم اور ان کے دشمنوں سے سچی عداوت جس سے خدا اور رسول کی شان میں ادنیٰ توہین پاؤ پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو فوراً اس سے جدا ہو جاؤ جس کو بارگاہ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو۔ (وصایا شریف ص ۱۳ از مولانا حسنین رضا)

سلسلہ اشاعت 117

نام کتاب : [illegible]

مرتب محمد عرفان قادری ضیائی

(خطیب و امام نور مسجد کاغذی بازار)

و

محمد ساجد قادری (ماما)

صفحات : ۸۲

تعداد : ۲۰۰۰

سن اشاعت : اکتوبر ۲۰۰۳ء

—— ملنے کا پتہ ——

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی ۷۴۰۰۰

ھدیہ عجز و نیاز

بحضور سیدی وسندی شیخ العرب والعجم، قطب مدینہ

حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی علیہ الرحمہ

اور

سیدی وسندی پیر طریقت، رہبر شریعت، ولی نعمت

حضرت علامہ مولانا قاری مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ

یہ دونوں بزرگان دین دنیائے اہلسنّت کے وہ درخشندہ ستارے ہیں جن کی تابشوں اور ضیاء پاشیوں سے ایک عالم منور ہے اور جن کا فیض آج بھی جاری وساری ہے۔ ایک عالم کو ان سے مدحت مصطفیٰ ﷺ اور نعت رسول مقبول ﷺ کی دولت ولذت ملی۔ خصوصاً قصیدہ بردہ شریف جیسا مقبول ومحمود قصیدہ جو ہماری مجالس میں کثرت سے پڑھا جاتا ہے ان ہی کی بدولت آج ہماری محافل ومجالس کی زینت ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے وطفیل ان دونوں بزرگان دین کے مزارات پر اپنی رحمت ورضوان کی بارشیں نازل فرمائے اور ہمیں ان کے فیوض وبرکات سے متمتع فرمائے اور ان کے نقوشِ پا پر ہمیں گامزن فرمائے۔ آمین

فضائل مکہ مکرمہ

مکہ مکرمہ شہر اسلام اور اسلامیان عالم ہے۔ یہیں ان کا قبلہ ہے جس کو "کعبۃ اللہ" کہا جاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ شہر ہے۔ اور اسی نے اس شہر کو شہر امن قرار دیا ہے۔ اسے ام القریٰ، بلدہ امین، بلد طیبہ اور بلدہ مبارکہ اسی نے کہہ کر اس شہر کو امتیازی شان دی ہے۔

رحمۃ للعالمین، معلم انسانیت ﷺ اسی شہر میں پیدا ہوئے، یہیں بعثت ہوئی اور پہلی وحی نازل ہوئی۔ یہیں سے اسلام کا ظہور ہوا۔ آپ ہی کی خواہش پر رہتی دنیا تک کے لیے کعبۃ اللہ کو مسلمانانِ عالم کا قبلہ قرار دیا گیا۔ اس کے آس پاس کی حدود متعین کر کے اس کو حرم قرار دیا گیا۔ سب سے زیادہ عبادت الٰہی اسی شہر میں کی جاتی ہے۔ نیز حج جیسا اہم اسلامی رکن اور عبادت اسی شہر میں ادا کی جاتی ہے۔ نہ صرف یہ کہ مسجد الحرام میں عبادت دنیا بھر کی مساجد میں کی جانے والی عبادت سے ایک لاکھ گنا افضل قرار دی گئی ہے بلکہ پورے مکہ مکرمہ شہر میں ایک نیکی کے بدلے میں لاکھ نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ تین سو سے زیادہ انبیاء سرزمین مکہ میں دفن ہیں۔

سرکارِ ابد قرار ﷺ کا فرمان ہے "جس نے حج کیا اور فحش کلام نہ کیا اور فسق نہ کیا تو گناہوں سے پاک ہو کر ایسا لوٹا جیسا کہ اسی دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ (بخاری)

فرمایا رسالت مآب ﷺ نے کہ "حج و عمرہ محتاجی اور گناہوں کو ایسے دور کر دیتے ہیں کہ جیسے بھٹی لوہے، چاندی اور سونے کے میل کو دور کر دیتی ہے۔ اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

رحمت عالم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے کہ حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو افراد کی شفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے اس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہو (بزار)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے اور حاجی جس کے لیے استغفار کرے اس کے لیے بھی مغفرت ہے۔" (بزار، طبرانی)

حضور کعبہ حاضر ہیں حرم کی خاک پر سر ہے
بڑی سرکار میں پہنچے مقدر یاوری پر ہے

فضائل مدینہ منورہ

مدینہ منورہ کی شان یہ ہے کہ جب کوئی بارگاہ رحمۃ للعالمین ﷺ میں حاضر ہو تو اس کے گناہ ڈھل جائیں اور جب یہاں سے رخصت ہوا تو حضور اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب ہو۔ اس مقدس شہر کو فضیلت پیارے محبوب ﷺ کی سکونت کے سبب ہے۔ آقا علیہ السلام کے صدقے اس مبارک شہر کو یہ کمال حاصل ہے کہ یہاں ایک نیکی کا صلہ پچاس ہزار نیکیاں ہیں۔ بلکہ خود رسالت مآب ﷺ نے دعا فرمائی ہے کہ "اے اللہ مدینہ منورہ میں دگنی برکت دے اس سے جو تو نے مکہ مکرمہ میں برکت رکھی ہے۔ (بخاری و مسلم) ہمارا ایمان ہے کہ حضور ﷺ کی دعا منظور و مقبول ہے۔ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی مہبط وحی رسالت ہے۔ یہاں ہمہ وقت نزول ملائکہ، تسبیح و تقدیس، صلوٰۃ و سلام، تلاوت کلام الٰہی اور مناسک کی ادائیگی کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ بالخصوص اس مسجد میں جسد اطہر کی موجودگی کے سبب روضہ شریف کا خطہ ارضی ہر مقام ارض و سماوات سے افضل ہے نیز یہیں سے اسلام نشر ہوا۔ اور نور ہدایت پورے عالم میں پھیلا۔

اَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ مَّكَّةَ

مدینہ طیبہ، مکہ مکرمہ سے افضل ہے۔ (طبرانی شریف)

مکہ شریف کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حرم قرار دیا اور میں مدینہ منورہ کو حرم قرار دیتا ہوں۔ (بخاری و مسلم)

حضور ﷺ کا فرمان ہے۔ "مجھے مدینہ کی زمین سے بڑی محبت ہے اور اس محبت کو میں نے اپنے اللہ سے مانگ کر لیا ہے۔ تمہارے ایمان کی کسوٹی اس محبت کو قرار دیا گیا ہے۔ تم میں سے جو بھی صاحب ایمان ہوگا وہ مدینہ منورہ کی طرف یوں دوڑ کر آئے گا جس طرح کہ سانپ اپنے بل کی طرف دوڑ کر آتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

فرمان رسالت ﷺ ہے کہ مدینہ کی مٹی میں بھی اور یہاں کے غبار میں بھی اللہ تعالیٰ نے ہر مرض کیلئے شفاء رکھ دی ہے۔ (بخاری و مسلم)

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ تم میں سے جو آرزومند ہو کہ اس کی موت مدینہ طیبہ میں واقع ہو، پھر اگر مدینہ طیبہ میں موت آگئی تو میں اس کی شفاعت کروں گا۔ (ترمذی)

اسلئے عاشقوں کے امام، امام اہلسنّت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (دارقطنی، بزار، فتح القدیر)

جو شخص بھی میری زیارت کے لیے آئے گا وہ قیامت میں میرا پڑوسی ہوگا۔ (مشکوٰۃ، بیہقی)

یہی وجہ ہے کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اپنی زندگی میں یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ فِيْ بَلَدِ الرَّسُوْلِكَ ط یعنی، اے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت اور اپنے رسول کے شہر (مدینہ منورہ) میں موت نصیب کر۔

اللہ تعالیٰ نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی دونوں دعائیں قبول فرمائیں۔

اللہ کریم فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے صدقے ہمارے حق میں بھی یہ دونوں دعائیں قبول فرمائے۔ آمین

منیٰ، عرفات، مزدلفہ کیلئے سامان کی فہرست

۱۔ تسبیح، مسواک، ۲۔ تولیہ، گھڑی کلائی والی،

۳۔ اسپرے بوتل، چھتری ۴۔ ہوا والا تکیہ، چادریں دو عدد،

۵۔ قربانی اور کھانے کے لئے تقریباً 500 ریال،

۶۔ کھانے کیلئے ڈبل روٹی، مکھن بسکٹ، نمکو وغیرہ (چار یوم کیلئے)،

۷۔ سلام و دعا کی فہرست، ٹیلیفون نمبر،

۸۔ سر درد۔ پیچش وغیرہ کی گولیاں،

۹۔ حدائق بخشش، ذوق نعت، بہار شریعت حصہ ۶،

۱۰۔ معلم کا کارڈ ضرور ساتھ رکھیں (پورے سفر میں)۔

۱۱۔ ہر اسلامی بھائی، بہن اپنے ساتھ ۵۰ ریال ضرور رکھیں۔

۱۲۔ برتن دھونے کی جالی، پلیٹ، گلاس، چمچ وغیرہ۔

منیٰ شریف کی دعاء

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا مِنٰی فَامْنُنْ عَلٰی بِمَا مَنَنْتَ بِہٖ عَلٰی اَوْلِیَا ئِکَ

عرفات شریف کی دعاء

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

مدینے شریف کی حاضری

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کریں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ . اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ
یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا شَفِیْعَ
الْمُذْنِبِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِکَ
وَاَصْحَابِکَ وَ اُمَّتِکَ اَجْمَعِیْنَ

حضرت صدیق اکبر ؓ کی خدمت میں سلام عرض کریں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَزِیْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ط
فِی الْغَارِ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط

حضرت عمر فاروق ؓ کی خدمت میں سلام عرض کریں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا
مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَ
الْمُسْلِمِیْنَ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اہل بقیع کو سلام عرض کریں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ فَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ط اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ الْبَقِیْعِ الْغَرْقَدْ ط اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَھُمْ

اعتکاف کی نیت

حرم شریف اور مسجد نبوی شریف میں اعتکاف کی نیت ضرور کریں بغیر اعتکاف کی نیت کیے زم زم شریف نہیں پی سکتے

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَافِ ط

آب زم زم پی کر یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَ رِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ ط

قصیدہ بردہ شریف

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمِ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُّقْلَۃٍ بِدَمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّ مِنْ عَجَمِ

ھُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ
لِکُلِّ ھَوْلٍ مِّنَ الْاَھْوَالِ مُقْتَحِمِ

فَالصِّدْقُ فِی الْغَارِ وَالصِّدِّیْقُ لَمْ یَرِمَا
وَھُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ اَرِمِ

بُشْرٰی لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا
مِنَ الْعِنَایَۃِ رُکْنًا غَیْرَ مُنْھَدِمِ

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِيْ مَنْ اَلُوْذُبِهٖ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّيْ حِيْنَ يَقْسِمُهَا
تَاْتِيْ عَلٰى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِى الْقِسَمِ

وَ الْاٰلِ وَ الصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِيْنَ لَهُمْ
اَهْلِ التُّقٰى وَ النُّقٰى وَ الْحِلْمِ وَ الْكَرَمِ

ثُمَّ الرِّضَاء عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ وَّ عَنْ عُمَرَ
وَ عَنْ عَلِيٍّ وَّ عَنْ عُثْمَانَ ذِى الْكَرَمِ

يَا رَبِّ بِالْمُصْطَفٰى بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا
وَاغْفِرْلَنَا مَا مَضٰى يَا وَاسِعَ الْكَرَمِ

يَا رَبِّ جَمْعًا طَلَبْنَا مِنْكَ مَغْفِرَةً
وَ حُسْنَ خَاتِمَةٍ يَّا مُبْدِئَ النِّعَمِ

وہی رب ہے

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا
تجھے حمد ہے خدایا

تمہیں حاکم برایا تمہیں قاسم عطایا
تمہیں دافع بلایا، تمہیں شافع خطایا
کوئی تم سا کون آیا

وہ کنواری پاک مریم وہ نفخت فیہ کا دم
ہے عجب نشان اعظم مگر آمنہ کا جایا
وہی سب سے افضل آیا

یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے تیرے پایہ کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا

فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ یہ ملا ہے تجھ کو منصب
جو گدا بنا چکے اب اٹھو وقتِ بخشش آیا
کرو قسمت عطایا

وَاِلَی الْاِلٰہِ فَارْغَبْ کرو عرض سب کے مطلب
کہ تمہیں کو تکتے ہیں سب کرو ان پر اپنا سایا
بنو شافع خطایا

ارے اے خدا کے بندو! کوئی میرے دل کو ڈھونڈو
میرے پاس تھا ابھی تو ابھی کیا ہوا خدایا
نہ کوئی گیا نہ آیا

ہمیں اے رضاؔ تیرے دل کا پتہ چلا بمشکل
در روضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا
یہ نہ پوچھ کیسا پایا

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

رکنِ شامی سے مٹی وحشتِ شامِ غربت
اب مدینہ کو چلو صبحِ دل آراء دیکھو

آبِ زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جودِ شہِ کوثر کا بھی دریا دیکھو

زیرِ میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے
ابرِ رحمت کا یہاں زور برسنا دیکھو

دھوم دیکھی ہے درِ کعبہ پہ بیتابوں کی
اُنکے مشتاقوں میں حسرت کا تڑپنا دیکھو

مثلِ پروانہ پھرا کرتے تھے جس شمع کے گرد
اپنی اُس شمع کو پروانہ یہاں کا دیکھو

خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ
قصرِ محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو

واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا
یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو

اولیں خانۂ حق کی تو ضیائیں دیکھیں
آخریں بیتِ نبی کا بھی تجلا دیکھو

زینت کعبہ میں تھا لاکھ عروسوں کا بناؤ
جلوہ فرما یہاں کونین کا دولہا دیکھو

دھو چکا ظلمت دل بوسۂ سنگ اسود
خاک بوسیٔ مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو

بے نیازی سے وہاں کانپتی پائی طاعت
جوش رحمت پہ یہاں ناز گنہ کا دیکھو

غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

پھر کے گلی گلی تباہ

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں

رخصت قافلہ کا شور غش سے ہمیں اٹھائے کیوں
سوتے ہیں انکے سائے میں کوئی ہمیں جگائے کیوں

بار نہ تھے حبیب کو پالتے ہی غریب کو
روئیں جو اب نصیب کو چین کہو گنوائے کیوں

یاد حضور کی قسم غفلت عیش ہے ستم
خوب ہیں قید غم میں ہم کوئی ہمیں چھڑائے کیوں

جان ہے عشق مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ ناز دوا اٹھائے کیوں

یا تو یونہی تڑپ کے جائیں یا وہیں دام سے چھڑائیں
منت غیر کیوں اٹھائیں کوئی ترس جتائے کیوں

اب تو نہ روک اے غنی عادت سگ بگڑ گئی
میرے کریم پہلے ہی لقمۂ تر کھلائے کیوں

سنگ درِ حضور سے ہم کو خدا نہ صبر دے
جانا ہے سر کو جا چکے دل کو قرار آئے کیوں

ہے تو رضاؔ نرا ستم جرم پہ گر لجائیں ہم
کوئی بجائے سوزِ غم سازِ طرب بجائے کیوں

ماہانہ فاتحہ

عرس اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ اور علامہ قاری محمد مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ کا ماہانہ عرس ہر اسلامی ماہ کی 7 تاریخ کو بمقام مزار قاری مصلح الدین علیہ الرحمہ متصل میمن مسجد مصلح الدین گارڈن (سابقہ کھوڑی گارڈن) میں مغرب تا عشاء منعقد کیا جاتا ہے۔

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

جو تیرے در سے یار پھرتے ہیں
در بدر یوں ہی خوار پھرتے ہیں

آہ کل عیش تو کیے ہم نے
آج وہ بے قرار پھرتے ہیں

ان کے ایما سے دونوں باگوں پر
خیلِ لیل و نہار پھرتے ہیں

ہر چراغ مزار پر قدسی
کیسے پروانہ وار پھرتے ہیں

اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

جان ہیں جان کیا نظر آئے
کیوں عدو گردِ غار پھرتے ہیں

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں
دشتِ طیبہ کے خار پھرتے ہیں

لاکھوں قدسی ہیں کام خدمت پر
لاکھوں گردِ مزار پھرتے ہیں

ہائے غافل وہ کیا جگہ ہے جہاں
پانچ جاتے ہیں چار پھرتے ہیں

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا
تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

اہل محبت اس شعر کو یوں پڑھتے ہیں (مرتب)

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا
تجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں

چمک تجھ سے پاتے ہیں

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

برستا نہیں دیکھ کر ابر رحمت
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے

مدینے کے خطے خدا تجھ کو رکھے
غریبوں فقیروں کے ٹھہرانے والے

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مرے چشمِ عالم سے چھپ جانے والے

میں مجرم ہوں آقا مجھے ساتھ لے لو
کہ رستے میں ہیں جابجا تھانے والے

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

چل اٹھ جبہہ فرسا ہو ساقی کے در پر
در جود اے میرے مستانے والے

ترا کھائیں تیرے غلاموں سے الجھیں
ہیں منکر عجب کھانے غرّانے والے

رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

اب آئی شفاعت کی ساعت اب آئی
ذرا چین لے میرے گھبرانے والے

رضاؔ نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا
کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

نعت سیکھنے کیلئے خواہشمند حضرات متوجہ ہوں

ہر منگل رات دس تا گیارہ نور مسجد کاغذی بازار میں نعت کلاس لگائی جاتی ہے۔ جس میں ملک کے ممتاز نعت خواں نعت پڑھنے کی تربیت دیتے ہیں۔ خواہش مند حضرات (چاہے کسی عمر کے ہوں) رجوع فرمائیں۔

بھینی سہانی صبح میں

بھینی سہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے
کلیاں کھلیں دلوں کی ہوا یہ کدھر کی ہے

ڈالیں ہری ہری ہیں تو بالیں بھری بھری
کشتِ اَمل پری ہے یہ بارش کدھر کی ہے

ہم جائیں اور قدم سے لپٹ کر حرم کہے
سونپا خدا کو تجھ کو یہ عظمت سفر کی ہے

ہم گرد کعبہ پھرتے تھے کل تک اور آج وہ
ہم پر نثار ہے یہ ارادت کدھر کی ہے

کالک جبیں کی سجدۂ در سے چھڑاؤ گے
مجھ کو بھی لے چلو یہ تمنا حجر کی ہے

ڈوبا ہوا ہے شوق میں زمزم اور آنکھ سے
جھالے برس رہے ہیں یہ حسرت کدھر کی ہے

آغوش شوق کھولے ہے جن کے لئے حطیم
وہ پھر کے دیکھتے نہیں یہ دھن کدھر کی ہے

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے یہ جا چشم و سر کی ہے

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہر شفاعت نگر کی ہے

قسمت میں لاکھ پیچ ہوں سو بل ہزار کج
یہ ساری گتھی اک تری سیدھی نظر کی ہے

منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی
دوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ لا ہے نہ حاجت اگر کی ہے

سنکی وہ دیکھ باد شفاعت کہ دے ہوا
یہ آبرو رضاؔ تیرے دامانِ تر کی ہے

عاصیوں کو در تمہارا مل گیا

عاصیوں کو در تمہارا مل گیا
بے ٹھکانوں کو ٹھکانہ مل گیا

فضل رب سے پھر کمی کس بات کی
مل گیا سب کچھ جو طیبہ مل گیا

کشفِ رازِ مَنْ رَاٰنِی یوں ہوا
تم ملے تو حق تعالیٰ مل گیا

اُن کے در نے سب سے مستغنی کیا
بے طلب بے خواہش اتنا مل گیا

ناخدائی کے لئے آئے حضور
ڈوبتو! نکلو سہارا مل گیا

خلد کیسا کیا چمن کس کا وطن
مجھ کو صحرائے مدینہ مل گیا

ان کے طالب نے جو چاہا پا لیا
ان کے سائل نے جو مانگا مل گیا

آنکھیں پُرنم ہوگئیں سر جھک گیا
جب ترا نقشِ کفِ پا مل گیا

تیرے در کے ٹکڑے ہیں اور میں غریب
مجھ کو روزی کا ٹھکانہ مل گیا

ہے محبت کس قدر نام خدا
نام حق سے نام والا مل گیا

اے حسنؔ فردوس میں جائیں جناب
ہم کو صحرائے مدینہ مل گیا

کھڑے ہوکر باادب درود و سلام پڑھیں

مدینہ طیبہ میں رہتے ہوئے گلیوں اور شاہراؤں پر چلتے پھرتے جب کبھی گنبد خضراء پر پہلی نگاہ پڑے کھڑے ہوکر باادب درود و سلام پڑھیں۔

عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ

عجب رنگ پر ہے بہار مدینہ
کہ سب جنتیں ہیں نثارِ مدینہ

مبارک رہے عندلیبو تمہیں گل
ہمیں گل سے بہتر ہے خارِ مدینہ

بنا شہ نشیں خسرو دو جہاں کا
بیاں کیا ہو عز و وقارِ مدینہ

مری خاک یا رب نہ برباد جائے
پسِ مرگ کر دے غبارِ مدینہ

رگِ گل کی جب نازکی دیکھتا ہوں
مجھے یاد آتے ہیں خارِ مدینہ

ملائک لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی
شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ

جدھر دیکھیے باغ جنت کھلا ہے
نظر میں ہیں نقش و نگارِ مدینہ

رہیں اُن کے جلوے بسیں اُن کے جلوے
مرا دل بنے یادگارِ مدینہ

دو عالم میں بٹتا ہے صدقہ یہاں کا
ہمیں اک نہیں ریزہ خوارِ مدینہ

بنا آسماں منزل ابن مریم
گئے لامکاں تاجدارِ مدینہ

مرادِ دل بلبلِ بے نوا دے
خدایا دکھا دے بہارِ مدینہ

شرف جن سے حاصل ہوا انبیاء کو
وہی ہیں حسنؔ افتخارِ مدینہ

XXXXXXXXX

دل میں ہو یاد تری

دل میں ہو یاد تری گوشۂ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو

آستانے پہ ترے سر ہو اجل آئی ہو
اور اے جانِ جہاں تو بھی تماشائی ہو

خاک پامال غریباں کو نہ کیوں زندہ کرے
جس کے دامن کی ہوا باد مسیحائی ہو

اُس کی قسمت پہ فدا تخت شہی کی راحت
خاک طیبہ پہ جسے چین کی نیند آئی ہو

تاج والوں کی یہ خواہش ہے کہ ان کے در پر
ہم کو حاصل شرفِ ناصیہ فرسائی ہو

اک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

آج جو عیب کسی پر نہیں کھلنے دیتے
کب وہ چاہیں گے مری حشر میں رسوائی ہو

خلعتِ مغفرت اس کے لئے رحمت لائے
جس نے خاکِ درِ شہ جائے کفن پائی ہو

یہی منظور تھا قدرت کو کہ سایہ نہ بنے
ایسے یکتا کے لئے ایسی ہی یکتائی ہو

کبھی ایسا نہ ہوا اُن کے کرم کے صدقے
ہاتھ کے پھیلنے سے پہلے نہ بھیک آئی ہو

جب اٹھے دستِ اجل سے مری ہستی کا حجاب
کاش! اس پردہ کے اندر تری زیبائی ہو

بند جب خوابِ اجل سے ہوں حسنؔ کی آنکھیں
اس کی نظروں میں ترا جلوۂ زیبائی ہو

XXXXXXXXX

نہ ہو آرام جس بیمار کو

نہ ہو آرام جس بیمار کو سارے زمانے سے
اٹھا لیجائے تھوڑی خاک اُن کے آستانے سے

تمہارے در کے ٹکڑوں سے پڑا پلتا ہے اک عالم
گزارا سب کا ہوتا ہے اسی محتاج خانے سے

شبِ اسریٰ کے دُولہا پر نچھاور ہونے والی تھی
نہیں تو کیا غرض تھی اتنی جانوں کے بنانے سے

کوئی فردوس ہو یا خلد ہو ہم کو غرض مطلب
لگایا اب تو بستر آپ ہی کے آستانے سے

نہ کیوں ان کی طرف اللہ سو سو پیار سے دیکھے
جو اپنی آنکھیں ملتے ہیں تمہارے آستانے سے

تمہارے تو وہ احساں اور یہ نافرمانیاں اپنی
ہمیں تو شرم سی آتی ہے تم کو منہ دکھانے سے

بہارِ خلد صدقے ہو رہی ہے روئے عاشق پر
کھلی جاتی ہیں کلیاں دل کی تیرے مسکرانے سے

زمیں تھوڑی سی دیدے بہر مدفن اپنے کوچہ میں
لگادے میرے پیارے میری مٹی بھی ٹھکانے سے

پلٹتا ہے جو زائر اس سے کہتا ہے نصیب اس کا
ارے غافل قضا بہتر ہے یاں سے پھر کے جانے سے

بلا لو اپنے در پر اب تو ہم خانہ بدوشوں کو
پھریں کب تک ذلیل وخوار در در بے ٹھکانے سے

نہ پہنچے اُن کے قدموں تک نہ کچھ حُسنِ عمل ہی ہے
حسن کیا پوچھتے ہو ہم گئے گذرے زمانے سے

دستگیرا دستگیری کیجئے
دو جہاں میں آبرو رکھ لیجئے
گو بُرا ہوں یا بھلا جیسا ہوں میں
سگ تیرے ہی در کا کہلاتا ہوں

مرادیں مل رہی ہیں

مرادیں مل رہی ہیں شاد شاد ان کا سوالی ہے
لبوں پر التجا ہے ہاتھ میں روضہ کی جالی ہے

تری صورت تری سیرت زمانے سے نرالی ہے
تری ہر ہر ادا پیارے دلیلِ بے مثالی ہے

بشر ہو یا ملک جو ہے ترے در کا سوالی ہے
تری سرکار والا ہے ترا دربارِ عالی ہے

وہ جگ داتا ہو تم سنسار باڑے کا سوالی ہے
دیا کرنا کہ اس منگتا نے بھی گدڑی بچھالی ہے

وہ ہیں اللہ والے جو تجھے والی کہیں اپنا
کہ تو اللہ والا ہے ترا اللہ والی ہے

فقیرو بے نواؤ اپنی اپنی جھولیاں بھر لو
کہ باڑہ بٹ رہا ہے فیض پر سرکار عالی ہے

نکالا کب کسی کو بزمِ فیضِ عام سے تم نے
نکالی ہے تو آنے والوں کی حسرت نکالی ہے

فقط اتنا سبب ہے انعقادِ بزم محشر کا
کہ ان کی شان محبوبی دکھائی جانے والی ہے

خدا شاہد کہ روز حشر کا کھٹکا نہیں رہتا
مجھے جب یاد آتا ہے کہ میرا کون والی ہے

مرادوں سے تمہیں دامن بھرو گے نامرادوں کے
غریبوں بیکسوں کا اور پیارے کون والی ہے

تمہارے در تمہارے آستاں سے میں کہاں جاؤں
نہ مجھ سا کوئی بیکس ہے نہ تم سا کوئی والی ہے

شرف مکہ کی بستی کو ملا طیبہ کی بستی سے
نبی والی ہی کے صدقے میں وہ اللہ والی ہے

حسنؔ کا درد دکھ موقوف فرما کر بحالی دو
تمہارے ہاتھ میں دنیا کی ۔قوفی بحالی ہے

تو شمعِ رسالت ہے

تو شمعِ رسالت ہے عالم ترا پروانہ
تو ماہِ نبوت ہے اے جلوۂ جانانہ

جو ساقی کوثر کے چہرے سے نقاب اٹھے
ہر دل بنے میخانہ ہر آنکھ ہو پیمانہ

دل اپنا چمک اٹھے ایمان کی طلعت سے
کر آنکھیں بھی نورانی اے جلوۂ جانانہ

سرشار مجھے کر دے اک جامِ لبالب سے
تا حشر رہے ساقی آباد یہ مے خانہ

تم آئے چھٹی بازی رونق ہوئی پھر تازی
کعبہ ہوا پھر کعبہ کر ڈالا تھا بُت خانہ

اس در کی حضوری ہی عصیاں کی دوا ٹھہری
ہے زہر معاصی کا طیبہ ہی شفا خانہ

ہر پھول میں بو تیری ہر شمع میں ضوء تیری
بلبل ہے تیرا بلبل پروانہ ہے پروانہ

سنگ درِ جاناں پر کرتا ہوں جبیں سائی
سجدہ نہ سمجھ نجدی سر دیتا ہوں نذرانہ

گر پڑ کہ یہاں پہونچا مر مر کے اسے پایا
چھوٹے نہ الٰہی اب سنگِ درِ جانانہ

حبِّ صنمِ دنیا سے پاک کر اپنا دل
اللہ کے گھر کو بھی ظالم کیا بت خانہ

پیتے ہیں ترے در کا کھاتے ہیں ترے در کا
پانی ہے ترا پانی دانہ ہے ترا دانہ

آباد اسے فرما ویراں ہے دلِ نوری
جلوے تیرے بس جائیں آباد ہو ویرانہ

سرکار کے جلووں سے روشن ہے دلِ نوری
تا حشر رہے روشن نوری کا یہ کاشانہ

داغ فرقت طیبہ

داغ فرقت طیبہ قلب مضمحل جاتا
کاش ! گنبد خضرا دیکھنے کو مل جاتا

دم میرا نکل جاتا ان کے آستانے پر
ان کے آستانے کی خاک میں میں مل جاتا

میرے دل سے دھل جاتا داغ فرقت طیبہ
طیبہ میں فنا ہو کر طیبہ ہی میں مل جاتا

موت لے کے آ جاتی زندگی مدینے میں
موت سے گلے مل کر زندگی میں مل جاتا

خلد زار طیبہ کا اس طرح سفر ہوتا
پیچھے پیچھے سر جاتا آگے آگے دل جاتا

دل پہ جب کرن پڑتی ان کے سبز گنبد کی
اس کی سبز رنگت سے باغ بن کے کھل جاتا

فرقت مدینہ نے وہ دیئے مجھے صدمے

کوہ پر اگر پڑتے کوہ بھی تو ہل جاتا

دل مرا بچھا ہوتا ان کی راہ گزاروں میں

ان کے نقش پا سے یوں مل کے مستقل جاتا

دل پہ وہ قدم رکھتے نقش پا یہ دل بنتا

یا تو خاک پا بن کے پا سے متصل جاتا

وہ خرام فرماتے میرے دیدۂ و دل پر

دیدہ میں فدا کرتا صدقے میرا دل جاتا

در پہ دل جھکا ہوتا اذن پا کہ پھر بڑھتا

ہر گناہ یاد آتا دل خجل خجل جاتا

میرے دل میں بس جاتا جلوہ زار طیبہ کا

داغ فرقت طیبہ پھول بن کے کھل جاتا

ان کے در پہ اختر کی حسرتیں ہوئیں پوری

سائل در اقدس کیسے منفعل جاتا

کعبے کے در کے سامنے

کعبے کے در کے سامنے مانگی ہے یہ دعا فقط

ہاتھوں میں حشر تک رہے دامن مصطفیٰ ﷺ فقط

اپنے کرم سے اے خدا عشق رسول کر عطا

آخری دم لبوں پہ ہو صلِّ علیٰ صدا فقط

طیبہ کی سیر کو چلیں قدموں میں انکے جان دیں

دفن ہوں ان کے شہر میں ہے یہی التجا فقط

یوں تو ہر اک نبی و ولی رب کے حضور ہے شفیع

شافع روز حشر کا ہم کو ہے آسرا فقط

معراج کا شرف ملا یوں تو ہر اک رسول کو

عرش سے آگے جا سکے احمد مجتبیٰ ﷺ فقط

نور محمدی سے ہی کون و مکاں کو ہے ثبات

مطلوب کائنات ہے محبوب کبریا فقط

دنیا کی ساری نعمتیں میری نظر میں ہیچ ہوں
رکھنے کو سر پہ گر ملیں نعلینِ مصطفیٰ ﷺ فقط

نعت رسول پاک ہے نظمی کا مقصد حیات
حشر میں بھی لبوں پہ ہو سرکار ﷺ کی ثناء فقط

xxxxxxxxx

ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰهُ عَنَّا سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) مَا هُوَ اَهْلُهُ ط

یہ درود پاک پڑھنے والے کے لیے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے رہتے ہیں۔ (طبرانی شریف)

نوری محفل پہ چادر

نوری محفل پہ چادر تنی نور کی
نور پھیلا ہوا آج کی رات ہے
چاندنی میں ہیں ڈوبے ہوئے دو جہاں
کون جلوہ نما آج کی رات ہے

عرش پر دھوم ہے فرش پر دھوم ہے
ہے وہ بدبخت جو آج محروم ہے
پھر یہ آئے گی شب کس کو معلوم ہے
ہم پہ لطفِ خدا آج کی رات ہے

مومنو! آج گنجِ سخا لوٹ لو
لوٹ لو اے مریضو! شفا لوٹ لو
عاصیو! رحمتِ مصطفیٰ ﷺ لوٹ لو
بابِ رحمت کھلا آج کی رات ہے

ابر رحمت ہیں محفل پہ چھائے ہوئے
آسماں سے ملائک ہیں آئے ہوئے
خود محمد ﷺ ہیں تشریف لائے ہوئے
کیسی رونق فضا آج کی رات ہے

مانگ لو مانگ لو چشم تر مانگ لو
درد دل اور حسنِ نظر مانگ لو
سبز گنبد کے سایہ میں گھر مانگ لو
مانگنے کا مزا آج کی رات ہے

اِس طرف نور ہے اُس طرف نور ہے
سارا عالم مسرت سے معمور ہے
جس کو دیکھو وہی آج مسرور ہے
مہک اٹھی فضا آج کی رات ہے

وقت لائے خدا سب مدینے چلیں
لوٹنے رحمتوں کے خزینے چلیں
سب کے منزل کی جانب سفینے چلیں
میری صائم دعا آج کی رات ہے

سیدی انت حبیبی

مدعا زیست کا میں نے پایا   رحمت حق نے کیا پھر سایا
میرے آقا نے کرم فرمایا   پھر مدینے کا بلاوا آیا
پہلے کچھ اشک بہا لوں تو چلوں
اک نئی نعت سنا لوں تو چلوں

نعت جو ابر کرم کہلائے   نعت جو اشک کی صورت بن جائے
نعت جو درد کا درماں کہلائے   جس پہ آقا کی عنایت ہو جائے
اپنے ہونٹوں پہ سجا لوں تو چلوں
اک نئی نعت سنا لوں تو چلوں

شکر میں سر کو جھکانے کیلیۓ   داغ حسرت کے مٹانے کیلیۓ
بخت خوابیدہ جگانے کے لیے   ان کے دربار میں جانے کیلیۓ
اذن سرکار سے پا لوں تو چلوں
اک نئی نعت سنا لوں تو چلوں

غم کے مارے بھی مجھے دیکھیں گے   ماہ پارے بھی مجھے دیکھیں گے

چاند تارے بھی مجھے دیکھیں گے   خود نظارے بھی مجھے دیکھیں گے

میں نظر سب سے بچا لوں تو چلوں

اک نئی نعت سنا لوں تو چلوں

دل یہ کہتا ہے مچل جانے دو   اشک کہتے ہیں کہ بہہ جانے دو

سر ہے بے چین کہ جھک جانے دو   روح کہتی ہے کہ اُڑ جانے دو

ناز ان سب کے اٹھا لوں تو چلوں

اک نئی نعت سنا لوں تو چلوں

سامنے ہو جو در جود و کرم   یوں کروں عرض کہ یا شاہِ امم

آ گیا آپ کا محتاج کرم   اس گنہ گار کا رکھئے گا بھرم

شوق کو عرض بنا لوں تو چلوں

اک نئی نعت سنا لوں تو چلوں

ان کی رحمت میں ہے جینا میرا   کیسے ڈوبے گا سفینہ میرا

دیکھ لو چیر کے سینہ میرا   دل ہے یا شہر مدینہ میرا

دل ادیب اپنا دکھا لوں تو چلوں

اک نئی نعت سنا لوں تو چلوں

یا شاہ امم اک نظر کرم

یا شاہ امم اک نظر کرم   میری لاج تمہارے ہاتھ سرکار

میری نیا لگا دو اپنے کرم سے پار

ٹوٹی ہوئی آس ہوں میں   دکھ سے بھرا دل ہے مرا

صَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِ الْمُخْبِرِیْنُ صَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِ الْمُحْسِنِیْنَ

نظر کرم بہر خدا   کوئی نہیں تیرے سوا

صَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِ الْمُخْبِرِیْنُ صَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِ الْمُحْسِنِیْنَ

غمخوار جہاں تسکین جاں   اک شب تو مجھے بھی ہو دیدار

میری نیا لگا دو اپنے کرم سے پار

باغ ارم شہر ترا   جس کی ہوا مشک ختن

صَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِ الْمُخْبِرِیْنُ صَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِ الْمُحْسِنِیْن

نام ترا صلِ علی   روح بیاں جان سخن

صَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِ الْمُخْبِرِیْنُ صَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِ الْمُحْسِنِیْن

ہوں دور مرے سب رنج والم   جو آؤں مدینے میں اک بار

میری نیا لگادو اپنے کرم سے پار

سر تا قدم عصیاں میں ڈوبے ہوئے ہیں یہ غلام

صَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِ الْمُخْبِرِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِ الْمُحْسِنِیْنَ

صرف امیدوں کی کرن تم پہ درود اور سلام

صَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِ الْمُخْبِرِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِ الْمُحْسِنِیْنَ

رہے اسکا بھرم اے مونس غم کوئی اور نہیں ان کا غمخوار

میری نیا لگادو اپنے کرم سے پار

عاصی ہوں میں بگڑے نصیب رکھ لو بھرم رب کے حبیب

صَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِ الْمُخْبِرِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِ الْمُحْسِنِیْنَ

روح ادب جاں ادیب تم ہی تو ہو سب کے طبیب

صَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِ الْمُخْبِرِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ سَیِّدِ الْمُحْسِنِیْنَ

تمہیں کیا ہے کمی مکی مدنی تم دونوں جہاں کے ہو مختار

میری نیا لگادو اپنے کرم سے پار

یا شاہ امم اک نظر کرم میری لاج تمہارے ہاتھ سرکار

میری نیا لگادو اپنے کرم سے پار

خسروی اچھی لگی

خسروی اچھی لگی نہ سروری اچھی لگی

ہم فقیروں کو مدینے کی گلی اچھی لگی

دور تھے تو زندگی بے رنگ تھی بے کیف تھی

ان کے کوچے میں گئے تو زندگی اچھی لگی

ناز کر تو اے حلیمہ سرور کونین پر

گر لگی اچھی تو تیری جھونپڑی اچھی لگی

والہانہ ہوگئے جو تیرے قدموں پر نثار

سرور کون و مکاں کی سادگی اچھی لگی

میں نہ جاؤں گا کہیں بھی در نبی کا چھوڑ کر

مجھ کو کوئے مصطفیٰ کی نوکری اچھی لگی

آج محفل میں نیازیؔ نعت جو میں نے پڑھی

عاشقان مصطفیٰ کو وہ بڑی اچھی لگی

میری آرزو محمد ﷺ میری جستجو مدینہ

نہ ہی مال و زر و شہرت نہ ہی خلد اور خزینہ
میری آرزو محمد ﷺ میری جستجو مدینہ

میں گدائے مصطفیٰ ہوں میری عظمتیں نہ پوچھو
مجھے دیکھ کر جہنم کو بھی آ گیا پسینہ

مجھے دشمنوں نہ چھیڑو میرا ہے کوئی جہاں میں
میں ابھی پکار لوں گا نہیں دور ہے مدینہ

میں مریض مصطفیٰ ہوں مجھے چھیڑو نہ طبیبو
میری زندگی جو چاہو مجھے لے چلو مدینہ

میرے ڈوبنے میں باقی نہ کوئی کسر رہی تھی
کہا المدد محمد ﷺ تو اُبھر گیا سفینہ

سوا اسکے میرے دل میں کوئی آرزو نہیں ہے
مجھے موت بھی جو آئے تو ہو سامنے مدینہ

میرا دل تڑپ رہا ہے میرا جل رہا ہے سینہ
کہ دوا وہیں ملے گی مجھے لے چلو مدینہ

کبھی اے شکیل دل سے نہ مٹے خیال احمد
اسی آرزو میں مرنا اسی آرزو میں جینا

XXXXXXXXX

دس منٹ کا درس

نور مسجد کاغذی بازار میں روزانہ بعد نماز عشاء (فوراً) چند آیات بمعہ ترجمہ کنز الایمان عوام الناس کے سامنے پیش کی جاتی ہیں۔ شرکت فرما کر علوم قرآن سے بہرہ مند ہوں۔

بگڑی ہوئی بنتی ہے

بگڑی ہوئی بنتی ہے ہر بات مدینے میں
غم خوار محمد ﷺ کی ہے ذات مدینے میں

جا کر تو کوئی دیکھے حالات مدینے میں
رحمت کی برستی ہے برسات مدینے میں

وہ دن بھی آئے گا وہ رات بھی آئے گی
دن گزرے گا مکے میں اور رات مدینے میں

روکو نہ مجھے لوگوں دیوانہ ہوں دیوانہ
قابو میں نہیں رہتے جذبات مدینے میں

جس کی نہ قیامت تک اللہ سحر ہووے
ایسی بھی تو آ جائے اک رات مدینے میں

کیا زاد سفر پوچھو اے قافلے والو تم
لے جاؤں گا اشکوں کی بارات مدینے میں

وہ دن بھی تو آئیگا پہنچیں گے ظہوری سب
اُترے گی غلاموں کی بارات مدینے میں

صل علی محمد ﷺ

اُجالے کیوں نہ ہوں دیوار و در میں
میں ذکر مصطفیٰ ﷺ کرتا ہوں گھر میں

وہ جیسے ہیں کوئی ویسا نہیں ہے
یہی لکھا ہے تاریخ بشر میں

یہاں بے مانگے ملتا ہے گدا کو
نہیں کوئی بھی در ایسا نظر میں

چلا ہوں سوئے دربار رسالت
ہے میرے ساتھ اک خوشبو سفر میں

انہی کے نور سے تاباں ہے سورج
انہی کی بھیک کشکول قمر میں

مدینے جاؤں آؤں پھر سے جاؤں
خدا تا عمر رکھے اس سفر میں

صبیح ان کا ہوں میں اک نام لیوا
سو میرا نام ہے اہل ہنر میں

رحمت برس رہی ہے

رحمت برس رہی ہے محمد ﷺ کے شہر میں
ہر شئے میں تازگی ہے محمد ﷺ کے شہر میں

ہر ایک بھر رہا ہے یہاں دامن مراد
خیرات مل رہی ہے محمد ﷺ کے شہر میں

دولت سکوں کی ہر جگہ ہم ڈھونڈتے رہے
آخر یہ مل گئی ہے محمد ﷺ کے شہر میں

آتے ہیں بخشوانے گناہوں کو گناہ گار
قسمت بدل رہی ہے محمد ﷺ کے شہر میں

ایسا لگا کہ سامنے خود آگئے حضور
اک نعت جب پڑھی ہے محمد ﷺ کے شہر میں

روشن ہے جس کے نور سے دونوں جہاں ریاض
ایسی شمع جلی ہے محمد ﷺ کے شہر میں

میں مدینے چلا

پھر کرم ہوگیا میں مدینے چلا — میں مدینے چلا، میں مدینے چلا
ساقیا! مئے پلا میں مدینے چلا — مست و بےخود بنا میں مدینے چلا
کیف سا چھا گیا میں مدینے چلا — جھومتا جھومتا میں مدینے چلا
کیا بتاؤں ملی دل کو کیسی خوشی — جب یہ مژدہ سنا میں مدینے چلا
مسکرانے لگی دل کی ہر اک کلی — غنچۂ دل کھلا میں مدینے چلا
میرے آقا کا در ہوگا پیش نظر — چاہیئے اور کیا میں مدینے چلا
روح مضطر ٹھہر تو نکلنا ادھر — اتنی جلدی بھی کیا میں مدینے چلا
نورِ حق کے حضور اپنے سارے قصور — بخشوانے چلا میں مدینے چلا
سبز گنبد کا نور زنگ کردے گا دور — پائے گا دل جلا میں مدینے چلا
گنبد سبز پر جب پڑے گی نظر — کیا سرور آئے گا میں مدینے چلا
میرے گندے قدم اور ان کا حرم — لاج رکھنا خدا میں مدینے چلا

ان کا غم چشم تر اور سوز جگر — اب تو دیدے خدا میں مدینے چلا

میرے صدیق عمر ہو سلام آپ پر — اور رحمت سدا میں مدینے چلا

کیا کریگا ادھر باندھ رخت سفر — چل عبیدؔ رضا میں مدینے چلا

کیا یہ تو نے کہا اے عبیدؔ رضا — سوچ تو کچھ ذرا میں مدینے چلا

مَیں تو بس یونہی تھا مَیں کی اوقات کیا — قافیہ یہ ملا مَیں مدینے چلا

xxxxxxxxx

درود نوریہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ الَّذِىْ تَنْحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهِ الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهِ الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ بِهِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ فِىْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ يَا اَللّٰهُ ط

باتیں بھی مدینے کی

باتیں بھی مدینے کی راتیں بھی مدینے کی
جینے میں یہ جینا ہے کیا بات ہے جینے کی

تعریف کے لائق جب الفاظ نہیں ملتے
تعریف کرے کوئی کس طرح مدینے کی

عرصہ ہوا طیبہ کی گلیوں سے وہ گزرے تھے
اسوقت بھی گلیوں میں خوشبو ہے پسینے کی

وہ اپنی نگاہوں سے مستانہ بناتے ہیں
زحمت بھی نہیں دیتے میخوار کو پینے کی

یہ زخم ہے طیبہ کا یہ سب کو نہیں ملتا
کوشش نہ کرے کوئی اس زخم کو سینے کی

ہر سال کے آنے کا اعزاز ہے یہ مرزاؔ
سرکار بناتے ہیں تقدیر کمینے کی

اے سبز گنبد والے

اے سبز گنبد والے منظور دعا کرنا
جب وقت نزع آئے دیدار عطا کرنا

میں قبر اندھیری میں گھبراؤں گا جب تنہا
امداد میری کرنے آ جانا رسول اللہ ﷺ
روشن میری تربت کو اے نورِ خدا کرنا

مجرم ہوں جہاں بھر کا محشر میں بھرم رکھنا
رسوائے زمانہ ہوں دوزخ سے بچا لینا
اک جام مجھے سرورِ کوثر کا عطا کرنا

اے نورِ خدا آ کر آنکھوں میں سما جانا
یا در پہ بلا لینا یا خواب میں آ جانا
اے پردہ نشیں دل کے پردے میں رہا کرنا

محبوبِ الٰہی سا کوئی نہ حسیں دیکھا
یہ شان ہے ان کی کہ سایہ بھی نہیں دیکھا
اللہ نے سائے کو چاہا نہ جدا کرنا

چہرے سے ضیاء پائی ان چاند ستاروں نے
اس در سے شفاء پائی دکھ درد کے ماروں نے
آتا ہے انہیں صابرؔ ہر دکھ کی دوا کرنا

دنیا میں ہر آفت سے بچانا مولیٰ
عقبیٰ میں نہ کچھ رنج دکھانا مولیٰ
بیٹھوں جو درِ پاک پیمبر کے حضور
ایمان پر اس وقت اٹھانا مولیٰ

نقصان نہ دے گا تجھے عصیاں میرا
غفران میں کچھ خرچ نہ ہوگا تیرا
جس میں تیرا نقصان نہیں کر دے معاف
جس میں تیرا خرچ نہیں دے مولیٰ

ہر وقت تصور میں مدینے کی گلی ہو

ہر وقت تصور میں مدینے کی گلی ہو
اور یادِ محمد ﷺ کی مرے دل میں بسی ہو

دو سوزِ بلال ؓ آقا ملے دردِ رضا ؓ سا
سرکار ﷺ عطا عشقِ اویس ؓ قرنی ہو

اے کاش! میں بن جاؤں مدینے کا مسافر
پھر روتی ہوئی طیبہ کو بارات چلی ہو

پھر رحمتِ باری عزوجل سے چلوں سوئے مدینہ
اے کاش! مقدر سے میسر وہ گھڑی ہو

جب آؤں مدینے میں تو ہو چاک گریباں
آنکھوں سے برستی ہوئی اشکوں کی جھڑی ہو

اے کاش! مدینے میں مجھے موت یوں آئے
قدموں میں تیرے سر ہو مری روح چلی ہو

جب لے کے چلو گورِ غریباں کو جنازہ
کچھ خاک مدینے کی مرے منہ پہ سجی ہو

جس وقت نکیرین مری قبر میں آئیں
اُس وقت مرے لب پہ سجی نعتِ نبی ہو

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی! تری دھوم مچی ہو

آقا کا گدا ہوں اے جہنم تو بھی سن لے
وہ کیسے جلے جو کہ غلامِ مدنی ہو

اللہ عزوجل کی رحمت سے تو جنت ہی ملے گی
اے کاش! محلے میں جگہ ان ﷺ کے ملی ہو

محفوظ سدا رکھنا شہا ﷺ بے ادبوں سے
اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

عطّار ہمارا ہے سرِ حشر اسے کاش!
دستِ شہِ بطحیٰ سے یہی چٹھی ملی ہو

ہے شہد سے بھی میٹھا

ہے شہد سے بھی میٹھا سرکار کا مدینہ
کیا خوب مہکا مہکا سرکار کا مدینہ

جس کو پسند آیا سرکار کا مدینہ
مل کر لگائے نعرہ سرکار کا مدینہ

جنت کا حسن سارا اس میں سمٹ کر آیا
ہے حسن ہی سراپا سرکار کا مدینہ

ہر سمت رحمتوں کی برسات ہو رہی ہے
ہے رحمتوں کا دریا سرکار کا مدینہ

فرقت کی آگ میں جو دل کو جلا رہے ہیں
ان کو دکھا خدایا سرکار کا مدینہ

اے زائر مدینہ دل کو سنبھال لینا
دیکھ آ گیا مدینہ سرکار کا مدینہ

پیرس پہ مرنے والے پیرس کو بھول جاتا
تو بھی جو دیکھ لیتا سرکار کا مدینہ

طیبہ کی خاک سارے امراض کی دوا ہے
تریاق ہر مرض کا سرکار کا مدینہ

پھولوں کو چومتا ہوں کانٹوں کو چومتا ہوں
لگتا ہے مجھ کو پیارا سرکار کا مدینہ

میری نظر کو بھائے دنیا کا حسن کیسے
آنکھوں میں ہے سمایا سرکار کا مدینہ

جنت میں تیری رضواں سوز و گداز بھی ہے
ہے عشق میں رُلاتا سرکار کا مدینہ

اللہ مصطفیٰ کے قدموں میں موت دیدے
مدفن بنے ہمارا سرکار کا مدینہ

تقدیر میں خدایا عطّار کے مدینہ
لکھ دے فقط مدینہ سرکار کا مدینہ

مدینے کا سفر ہے

مدینے کا سفر ہے اور میں نمدیدہ نمدیدہ
جبیں افسردہ افسردہ قدم لغزیدہ لغزیدہ

چلا ہوں ایک مجرم کی طرح میں جانب طیبہ
نظر شرمندہ شرمندہ بدن لرزیدہ لرزیدہ

کسی کے ہاتھ نے مجھ کو سہارا دے دیا ورنہ
کہاں میں اور کہاں یہ راستے پیچیدہ پیچیدہ

کہاں میں اور کہاں اس روضۂ اقدس کا نظارا
نظر اس سمت اٹھتی ہے مگر دزدیدہ دزدیدہ

مدینے جا کے ہم سمجھے تقدس کس کو کہتے ہیں
ہوا پاکیزہ پاکیزہ فضا سنجیدہ سنجیدہ

بصارت کھو گئی لیکن بصیرت تو سلامت ہے
مدینہ ہم نے دیکھا ہے مگر نادیدہ نادیدہ

وہی اقبال جس کو ناز تھا کل خوش مزاجی پر
فراقِ طیبہ میں رہتا ہے اب رنجیدہ رنجیدہ

سُن لو خدا کے واسطے

سُن لو خدا کے واسطے اپنے گدا کی عرض
یہ عرض ہے حضور بڑے بے نوا کی عرض

اُنکے گدا کے در پہ ہے یوں بادشاہ کی عرض
جیسے ہو بادشاہ کے در پر گدا کی عرض

عاجز نوازیوں پہ کرم ہے تلا ہوا
وہ دل لگا کہ سنتے ہیں ہر بے نوا کی عرض

غم کی گھٹائیں چھائیں ہیں مجھ تیرہ بخت پر
اے مہر سن لے ذرۂ بے دست و پا کی عرض

اے بیکسو کے حامی و یاور سوا تیرے
کس کو غرض ہے کون سنے مبتلا کی عرض

اُلجھن سے دور نور سے معمور کر مجھے
اے زلف پاک ہے یہ اسیرِ بلا کی عرض

دکھ میں رہے کوئی یہ گوارا نہیں انہیں
مقبول کیوں نہ ہو دل درد آشنا کی عرض

کیوں طول دوں حضور یہ دیں یہ عطا کریں
خود جانتے ہیں آپ میرے مدعا کی عرض

دامن بھریں گے دولت فضل خدا سے ہم
خالی کبھی گئی ہے حسنؔ مصطفیٰ کی عرض

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا عَلٰی مَطْرَقِ اَھْلِ سُنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ
اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا عَلٰی مَذْھَبِ الْاِمَامِ الْاَعْظَمْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ ﷺ
اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا عَلٰی مَشْرَبِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمْ سَیِّدْ عَبْدِ الْقَادِرْ جِیْلَانِیْ ﷺ
اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا عَلٰی مَسْلَکِ الْمُجَدِّدِ الْاَعْظَمِ اِمَامْ اَحْمَدْ رِضَا ﷺ

اے اللہ! ہمیں ثابت قدم رکھ اہل سنت و جماعت کے راستے پر، امام اعظم ﷺ کے مذہب پر، حضور غوث اعظم ﷺ کے مشرب پر امام احمد رضا ﷺ کے مسلک پر

روک لیتی ہے آپ کی نسبت

روک لیتی ہے آپ کی نسبت تیر جتنے بھی ہم پہ چلتے ہیں
یہ کرم ہے حضور کا ہم پر آنے والے عذاب ٹلتے ہیں

وہ ہی بھرتے ہیں جھولیاں سب کی اور سمجھتے ہیں بولیاں سب کی
آؤ بازار مصطفیٰ ﷺ کو چلیں کھوٹے سکے وہیں پہ چلتے ہیں

اپنی اوقات صرف اتنی ہے کچھ نہیں بات صرف اتنی ہے
کل بھی ٹکروں پر اُنکے پلتے تھے اب بھی ٹکروں پر ان کے پلتے ہیں

ہیں کریم و کرم مثال وہی بھیک دیتے ہیں حسب حال وہی
ان کو آتا نہیں زوال کبھی قسمتیں جن کی وہ بدلتے ہیں

اب ہمیں کیا کوئی دبائے گا اب ہمیں کیا کوئی گرائے گا
ہم نے خود کو گرا لیا ہے وہاں گرنے والے جہاں سنبھلتے ہیں

ذکر سرکار کے اُجالوں کی بے نہایت ہیں رفعتیں خالدؔ
یہ اُجالے کبھی نہ سمٹیں گے یہ وہ سورج نہیں جو ڈھلتے ہیں

مجھ کو طیبہ میں بلا لو شاہ زمانی

مجھ کو طیبہ میں بلا لو شاہ زمانی
دل کی حسرت یہ نکالو شاہ زمانی
شاہ زمانی آقا مکی مدنی

نگر نگر اور ڈگر ڈگر پھرتا ہوں مارا مارا
مجھ دکھیا کا اس دنیا میں کوئی نہیں سہارا
مجھ کو سینے سے لگا لو شاہ زمانی

ہریالے گنبد کا منظر جنت سے ہے پیارا
کعبے کا کعبہ ہے روضہ پیارے نبی تمہارا
جالی روضے کی دکھا دو شاہ زمانی

جو بھی آیا تمرے در پر لوٹا کبھی نہ خالی
ہر منگتا کی جھولی تم نے رحمت سے بھر ڈالی
تم ہو ایسے ہی دیالو شاہ زمانی

تمری زیارت کے ہیں طالب کر دو دور یہ دوری
ہمیں دکھا دو اپنا جلوہ حسرت کر دو پوری
چہرہ نورانی دکھا دو شاہ زمانی

تمری دنیا تمرا عقبیٰ تمرے عرش و کرسی
تمرے کارن بنے دو عالم جن و انساں قدسی
نظر رحمت ہم پر ڈالو شاہ زمانی

جن و بشر اور شاہ و گدا سب آپ کے در کے سوالی
آپ کے در سے سب کا گزارا نوری ہو یا ناری
میری قسمت بھی جگا دو شاہ زمانی

دعا کرو سب مل کر یہ شہباز مدینے جائیں
جا کر دربار اقدس میں اپنا شیش نوائیں
کہنا قدموں میں سلا لو شاہ زمانی

XXXXXXXXX

سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ

سرکار غوث اعظم نظر کرم خدارا!
میرا خالی کاسہ بھردو میں فقیر ہوں تمہارا

سب کا کوئی نہ کوئی دنیا میں آسرا ہے
میرا بجز تمہارے کوئی نہیں سہارا

جھولی کو میری بھردو ورنہ کہے گی دنیا
ایسے سخی کا منگتا پھرتا ہے مارا مارا

مولیٰ علی کا صدقہ گنج شکر کا صدقہ
میری لاج رکھ لو یا غوث میں فقیر ہوں تمہارا

دامن پسارے در پہ لاکھوں ولی کھڑے ہیں
بٹتا ہے تیرے در پہ کونین کا خزانہ

یہ عطائے دستگیری کوئی میرے دل سے پوچھے
وہیں آ گئے مدد کو میں نے جب جہاں پکارا

یہ تیرا کرم ہے یا غوث جو بلا لیا ہے در پر
کہاں روسیاہ فریدی کہاں آستاں تمہارا

اسیروں کے مشکل کشا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

اسیروں کے مشکل کشا غوثِ اعظم
فقیروں کے حاجت روا غوثِ اعظم

گھرا ہے بلاؤں میں بندہ تمہارا
مدد کے لئے آؤ یا غوثِ اعظم

ترے ہاتھ میں ہاتھ میں نے دیا ہے
ترے ہاتھ ہے لاج یا غوثِ اعظم

مریدوں کو خطرہ نہیں بحرِ غم سے
کہ بیڑے کے ہیں ناخدا غوث اعظم

تمہیں دکھ سنو اپنے آفت زدوں کا
تمہیں درد کی دو دوا غوثِ اعظم

بھنور میں پھنسا ہے ہمارا سفینہ
بچا غوثِ اعظم بچا غوثِ اعظم

جو دکھ بھر رہا ہوں جو غم سہہ رہا ہوں
کہوں کس سے تیرے سوا غوثِ اعظم

زمانے کے دکھ درد کی رنج و غم کی
ترے ہاتھ میں ہے دوا غوثِ اعظم

اگر سلطنت کی ہوس ہو فقیرو
کہو شیئاً للہ یا غوثِ اعظم

نکالا ہے پہلے تو ڈوبے ہوؤں کو
اور اب ڈوبتوں کو بچا غوثِ اعظم

مری مشکلوں کو بھی آسان کیجئے
کہ ہیں آپ مشکل کشا غوثِ اعظم

قسم ہے کہ مشکل کو مشکل نہ پایا
کہا ہم نے جس وقت یا غوثِ اعظم

کہے کس سے جا کر حسنؔ اپنے دل کی
سنے کون تیرے سوا غوثِ اعظم

کعبے کے بدرالدجے

کعبے کے بدرالدجے تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحےٰ تم پہ کروڑوں درود

شافع روز جزا تم پہ کروڑوں درود
دافع جملہ بلا تم پہ کروڑوں درود

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

دل کرو ٹھنڈا مرا وہ کف پا چاند سا
سینہ پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں درود

ذات ہوئی انتخاب وصف ہوئے لاجواب
نام ہوا مصطفٰے ﷺ تم پہ کروڑوں درود

تم ہو حفیظ و مغیث کیا ہے وہ دشمن خبیث
تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروڑوں درود

بے ہنر و بے تمیز کس کو ہوئے ہیں عزیز

ایک تمہارے سوا تم پہ کروڑوں درود

خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم

تم سے ملا جو ملا تم پہ کروڑوں درود

اپنے خطا واروں کو اپنے ہی دامن میں لو

کون کرے یہ بھلا تم پہ کروڑوں درود

کر کے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ

تم کہو دامن میں آ تم پہ کروڑوں درود

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی

کوئی کمی سرورا تم پہ کروڑوں درود

آنکھ عطا کیجئے اس میں ضیاء دیجئے

جلوہ قریب آ گیا تم پہ کروڑوں درود

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے

ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروڑوں درود

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہر چرخ نبوت پہ روشن درود

گلِ باغ رسالت پہ لاکھوں سلام

شہر یار ارم تاجدار حرم

نوبہار شفاعت پہ لاکھوں سلام

شب اسریٰ کے دولہا پہ دائم درود

نوشۂ بزم جنت پہ لاکھوں سلام

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان

کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

جس سے تاریک دل جگمگانے لگے

اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگیں

اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام

جن کے سجدے کو محراب کعبہ جھکی
ان بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑے
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام

شافعی مالک احمد امام حنیف
چار باغ امامت پہ لاکھوں سلام

غوث اعظم امام التقیٰ و النقیٰ
جلوۂ شان قدرت پہ لاکھوں سلام

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب اُنکی شوکت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

درد دل کر مجھے عطا یا رب

درد دل کر مجھے عطا یا رب — دے مرے درد کی دوا یا رب
لاج رکھ لے گناہ گاروں کی — نام رحمٰن ہے ترا یا رب
عیب میرے نہ کھول محشر میں — نام ستار ہے ترا یا رب
بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل — نام غفار ہے ترا یا رب
یوں گموں میں کہ تجھ سے مل جاؤں — یوں گما اس طرح ملا یا رب
بھول کر بھی نہ آئے یاد اپنی — مرے دل سے مجھے بھلا یا رب
خاک کر اپنے آستانے کی — یوں ہمیں خاک میں ملا یا رب
میری آنکھیں مرے لیے ترسیں — مجھ سے اپنی مجھے چھڑا یا رب
سبقت رحمتی علی غضبی — تو نے جب سے سنا دیا یا رب
آسرا ہم گناہ گاروں کا — اور مضبوط ہو گیا یا رب
تو نے دی مجھ کو نعمت اسلام — پھر جماعت میں لے لیا یا رب
کر دیا تو نے قادری مجھ کو — تیری قدرت کے میں فدا یا رب

ظن نہیں بلکہ ہے یقین مجھے — وہ بھی تیرا دیا ہوا یا رب

ہوگا دنیا میں قبر و محشر میں — مجھ سے اچھا معاملہ یا رب

اس نکمے سے کام لے ایسے — یہ نکما ہو کام کا یا رب

ہر بھلے کی بھلائی کا صدقہ — اس بُرے کو بھی کر بھلا یا رب

میں نے بنتی ہوئی بگاڑی بات — بات بگڑی ہوئی بنا یا رب

مجھے ایسے عمل کی دے توفیق — کہ ہو راضی تری رضا یا رب

میں نے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی — خاک پر رکھ کر سر کہا یا رب

صدقہ اس دی ہوئی بلندی کا — پستیوں سے مجھے بچا یا رب

اہلسنّت کی ہر جماعت پر — ہر جگہ ہو تری عطا یا رب

دشمنوں کے لیے ہدایت کی — تجھ سے کرتا ہوں التجا یا رب

میری ماں میری بہنیں بھانجے سب — پائیں آرام دوسرا یا رب

اور بھی جتنے میرے پیارے ہیں — حاجتیں سب کی ہوں روا یا رب

میرے احباب پر بھی فضل رہے — تیرا تیرے حبیب کا یا رب

تو حسنؔ کو اٹھا حسن کر کے — ہو مع الخیر خاتمہ یا رب